39054 ـ شہر میں رہنے والے سب لوگوں پر نماز جمعہ كی ادائیگی لازم ہے چاہے وہ اذان نہ بھی سنے

سوال

میں جس شہر میں رہائش پذیر ہوں، اگر مسجد دور ہونے كی بنا پر اذان نہ سنوں تو كیا مجھ پر نماز جمعہ اور نماز باجماعت ادا كرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز جمعہ ایك اسلامی شعار، اور اس كے عظیم فرائض میں سے ہے، اس كے ترك كرنے كے لیے بہت شدید وعید آئی ہے.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے حقارت كی بنا پر مسلسل تین جمعہ ترك كر دیے اللہ تعالی اس كے دل پر مہر ثبت كر دیتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1052) سنن نسائی حدیث نمبر (1126) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نماز باجماعت مسجد میں ادا كرنا ہر استطاعت ركھنے اور اذان سننے والے مسلمان پر واجب ہے، اس كے وجوب میں بہت سے دلائل ہیں، جو آپ كو سوال نمبر (120) كے جواب میں ملیں گے، آپ اس كا مطالعہ كریں.

اذان سننے سے مقصود اور مراد یہ ہے كہ: انسان عام اور معتاد آواز میں لاؤڈ سپیكر كے بغیر اذان سنے، اور مؤذن بلند آواز سے اذان دے رہا ہو، اور فضاء میں سكون اور خاموشی ہو، اور سماعت میں كوئی مانع چیز نہ پائی جائے، اس كی مزید تفصیل دیكھنے كے لیے آپ سوال نمبر (21969) اور (20655) كے جوابات كا مطالعہ كریں.

یہ تو نماز پنجگانہ باجماعت كے متعلق تھا، اور نماز جمعہ كی حالت اس كے علاوہ ہے، فقھاء كرام كہتے ہیں:

شہر یا بستی جہاں نماز جمعہ كی ادائیگی ہوتی ہو وہاں موجود ہر شخص پر نماز جمعہ كی ادائیگی واجب ہے، چاہے

وہ اذان سنے یا نہ سنے، یہ متفق علیہ مسئلہ ہے جس کا بیان آگے آ رہا ہے.

اور جو شہر یا بستی سے باہر ہو اور ان کے ہاں نماز جمعہ نہ ہوتا ہو تو اس میں اختلاف ہے:

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ: اگر وہ ـ شہر یا بستی کی نماز جمعہ کے لیے دی گئی اذان ـ اذان سنتے ہوں تو ان پر نماز جمعہ کی ادائیگی لازم ہے، اور اگر نہیں سنتے تو لازم نہیں، شافعیہ کا مسلك یہی ہے، اور محمد بن حسن رحمہ اللہ کا یہی قول ہے، اور احناف کے ہاں اسی کا فتوی ہے.

اور کچھ فقہاء کہتے ہیں: اگر ان کے اور نماز جمعہ کی ادائیگی والی جگہ کے مابین ایك فرسخ سے زیادہ یعنی تین میل کی مسافت ہو تو ان پر نماز جمعہ لازم نہیں، اور اگر ایك فرسخ یا اس سے کم مسافت ہو ان پر نماز جمعہ لازم ہے، مالکیہ، اور حنابلہ کا مسلك یہی ہے.

اور بعض فقہاء کہتے ہیں: جو شخص نماز جمعہ کے لیے جائے اور رات سے قبل واپس آ جائے اس پر نماز جمعہ واجب ہے، اسے ابن منذر نے ابن عمر، انس اور ابو ہریرہ اور معاویہ، حسن، رضی اللہ تعالی عنہم، اور نافع مولی ابن عمر، عکرمہ، عطاء، حکم، اوزاعی، ابو ثور رحمہم اللہ سے بیان کیا ہے.

ہم نے شہر یا بستی سے باہر والے کی حکم کی تنبیہ اس لیے کی ہے کہ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ اختلاف شہر میں بسنے والوں کے متعلق ہے، اور یہ گمان صحیح نہیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام شافعی اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے: جب شہر میں چالیس یا اس سے زیادہ اہل کمال ہوں تو اس میں موجود ہر شخص پر نماز جمعہ واجب ہے اگرچہ شہر کا علاقہ کئی فرسخ پر محیط ہو، اور چاہے اذان سنے یا نہ سنے، یہ متفق علیہ ہے. انتہی

ماخوذ از: المجموع (4 / 353).

المرداوی نے " الانصاف " میں کہتے ہیں:

فرسخ کے اندازے، یا اذان سننے کے امکان یا سنائی دیے جانے، یا ان کا اسی دن وہاں جا کر واپس آنے میں محل خلاف یہ ہے کہ: یہ بستی میں مقیم ان لوگوں کے متعلق ہے جن کی تعداد جمعہ میں شرط تك نہ پہنچے، یا پھر جو خیمے وغیرہ میں مقیم ہیں، یا جو قصر کی مسافت سے کم سفر والے مسافر ہیں، تو ان اور اس طرح کے دوسرے لوگوں میں محل خلاف ہے.

لیکن جو اس شہر میں مقیم ہیں جہاں نماز جمعہ ہوتا ہے اس پر جمعہ لازم ہے، چاہے اس کے اور جمعہ والی جگہ کے مابین کئی فرسخ کی مسافت ہو چاہے وہ اذان سنے یا نہ سنے، چاہے اس کی آبادی متصل ہو یا کٹی ہوئی، جب اس کا نام ایك ہی ہو. انتہی

درج ذیل کتابوں کا بھی مطالعہ کیا جائے:

مجمع الانہر (1 / 169) حاشیۃ العدوی علی شرح الرسالۃ (1 / 376) کشاف القناع (2 / 22).

حاصل یہ ہوا کہ:

شہر یا بستی میں مقیم شخص پر نماز جمعہ واجب ہے، چاہے وہ اذان سنے یا نہ سنے، اس میں کوئی اختلاف نہیں.

لیکن شہر کے مفہوم کی تحدید میں اختلاف پایا جاتا ہے، کہ اگر وہ ایك دوسرے سے دور ہو اور کٹ جائے کہ اس کے درمیان کھیت وغیرہ آ جائیں تو بعض علماء کرام کا کہنا ہے:

اگر کٹ جائے اور اس کے درمیان کھیت آ جائیں تو ہر محلہ گویا ایك مستقل شہر ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ یہ قول بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" لیکن صحیح یہ ہے کہ جب اس کا نام ایك ہی ہو تو وہ ایك ہی شہر شمار ہو گا، چاہے یہ شہر وسیع ہو جائے اور اس کے دونوں کناروں کے مابین کئی میل یا فرسخ کا فاصلہ ہو، تو وہ ایك ہی وطن ہو گا، اس کے مشرقی کنارے پر بھی جمعہ اسی طرح لازم ہے جس طرح مغربی کنارے پر، اور اسی طرح شمال اور جنوب میں، کیونکہ وہ ایك ہی شہر ہے" انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (5 / 17).

واللہ اعلم .